HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
AL-HAYAT RESEARCH JOURNAL
AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print): 3006-4759
Volume 2 Issue 2 (Jan-Mar 2025)

صکوک کی قانونی حیثیت اور معاشی اثرات

Legal Status of Sukuk and Its Economic Impacts

Muhammad Sarfaraz Ajmal
PhD Scholar, The Islamia University of Bahawalpur
sarfarazu777@gmail.com, https://orcid.org/0000-0001-7423-5329

Professor Dr. Abdul Ghaffar
Professor, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur

Abstract

This study examines the legal status and economic impacts of Sukuk within the framework of Islamic commercial jurisprudence and contemporary financial regulation. Sukuk are Shariah-compliant financial instruments that represent proportional ownership in tangible assets, usufructs, or investment activities rather than interest-based debt obligations. Their legal foundation is derived from classical Islamic contracts such as Ijarah (leasing), Mudarabah (profit-sharing), Musharakah (partnership), Murabaha (cost-plus sale), and Istisna (manufacturing contract), and their validity depends on strict adherence to Shariah principles, including asset-backing, genuine risk-sharing, transparency, and the prohibition of riba (interest) and gharar (excessive uncertainty). Contemporary regulatory frameworks, particularly standards issued by the Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions (AAOIFI), have strengthened the legal recognition, governance, and standardization of Sukuk in global capital markets. Economically, Sukuk serve as an effective mechanism for mobilizing capital and promoting sustainable development by enabling governments and corporations to finance infrastructure, energy, housing, and other productive sectors while linking financial returns to real economic assets. Their asset-based and risk-sharing structure enhances financial discipline, reduces speculative practices, and supports market stability compared to conventional interest-based instruments. Furthermore, Sukuk contribute to the diversification and deepening of Islamic capital markets and attract both domestic and international investors seeking ethical investment opportunities. Overall, Sukuk represent a dynamic integration of Shariah principles with modern financial systems, offering a legally grounded and economically sustainable model for equitable and asset-based financing.

Keywords: Sukuk, Islamic commercial jurisprudence, Shariah compliance, asset-backed financing, risk-sharing, sustainable development

صکوک کی لغوی تحقیق :

صکوک دراصل عربی زبان کے لفظ "صک" کی جمع ہے۔ عربی زبان میں یہ لفظ فارسی زبان کے لفظ "صکّ" سے منقول ہے۔ یہ دراصل "خط" کے لئے بھی استعمال ہوتا تھا اور بالخصوص مالی ذمہ داری قبول کرنے کی دستاویز پر بھی اس کا اطلاق ہوتا تھا۔ اس زمانے میں بیت المال کی طرف سے جو تنخواہیں اور عطایا ملتی تھیں ان پر یہ لفظ بولا جاتا تھا، کیونکہ وہ ایک کاغذ پر لکھی ہوتی تھیں پھر بیت المال سے وصول ہوتی تھیں۔ اس تفصیل کو لسان العرب میں علامہ ابن منظور افریقی نے انہیں تفصیلات کو یوں بیان فرمایا ہے:

والصك الكتاب فارسي معرب، وجمعه أصك وصكوك وسكاك، قال أبو منصور:
والصلك الذي يكتب للعهدة، معرب أصله جك، ويجمع مكاكا وصكوكا، وكانت
الأرزاق تسمى مكان لأنها كانت تخرج مكتوبة .[1]

CC BY

نیز ایک حدیث میں بھی نبی کریم نے بھی اس لفظ کو استعمال کیا ہے۔ وہ قیامت کے احوال سے متعلق ایک روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جب میری امت کا حساب شروع ہو گا تو ان میں سے بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں چلے جائیں گے اور بہت سے میری شفاعت کی وجہ سے جنت میں چلے جائیں گے۔ میں ان کے لیے مسلسل شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک مجھے ان لوگوں کے بارے میں جنت کے پروانے دیے جائیں گے جن کو دوزخ میں بھیجا چکا ہو گا۔ آخری بات کو ادا کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ نے یہ الفاظ استعمال فرمائے:

فما أزال أشفع حتى أعطى صكاكا برجال قد بعث بهم الى النار۔[2]

اس میں نبی کریم ﷺ نے جنت کی چھٹی اور پروانے کے لیے "صکاک" کا لفظ استعمال فرمایا جو کہ "صک" کی جمع ہے۔ یہاں پر "صک" اپنے مطلق لغوی معنی (یعنی خط اور عرضی) میں استعمال ہوا ہے۔

نیز مالی معاملات سے متعلق بھی اس کے استعمال کے سلسلے میں احادیث میں اس کا تذکرہ ملتا ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ کی ایک روایت میں ہے کہ:

عن ابي هريرة، انه قال لمروان: احللت بيع الربا، فقال مروان: ما فعلت، فقال ابو هريرة: احللت بيع الصكاك، " وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الطعام حتى يستوفى "، قال: فخطب مروان الناس، فنهى عن بيعها،[3]

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے ایک مرتبہ مروان سے کہا کہ آپ نے ربا کو حلال قرار دیا ہے۔ مروان نے ان سے پوچھا کہ میں نے ایسا کیا کیا ہے؟ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ آپ نے "صکاک" کی خرید و فروخت کی اجازت دی ہے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے کھانے کی چیز کو اس وقت تک آگے بیچنے سے منع کیا ہے جب تک کہ اس کو پوری طرح اپنے قبضے میں نہ لایا جائے۔ یہ سن کر مروان نے لوگوں میں تقریر کی اور انھیں اس کی خرید و فروخت سے منع کیا۔ اس حدیث کی تشریح میں صحیح مسلم کے مشہور شارح علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ صکاک صک کی جمع ہے، اس لفظ کی جمع صکوک بھی آتی ہے۔ اس سے مراد رزق (تنخواہ، عطیہ وغیرہ) کی وہ پرچی ہوتی تھی جو حاکم وقت کی طرف سے مستحق کے لیے جاری ہوتی تھی، جس پر لکھا ہوتا تھا کہ اس شخص کو سرکاری بیت المال سے اتنا غلہ جاری کیا جائے۔[4] اب بعض مرتبہ ایسا ہوتا تھا کہ وہ پرچی حاصل ہو جانے کے بعد اس کا حامل شخص اسے آگے کسی اور کو فروخت کر دیتا تھا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے اس بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ جب تک پرچی کا حامل شخص اس پرچی پر لکھی ہوئی مقدار کے بقدر غلہ وصول کر کے اس پر اپنا قبضہ نہ کرے اس وقت تک کے لیے اس پرچی کو آگے بیچنا جائز نہیں ہے بلکہ اس طرح کے کاروبار کو انھوں نے سودی کاروبار سے تعبیر کیا اور دلیل میں آپ ﷺ کی حدیث مبارک پیش کی۔

صکوک کی قانونی حیثیت اور اسلامی مالیاتی اداروں کا قیام

پاکستان میں اسلامی بینکاری کا آغاز 1970 کی دہائی میں ہوا۔ 2001ء میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اسلامی بینکنگ کے لیے فریم ورک جاری کیا۔

"The pr0cess of Islamization of the econ0my in Pakistan began in earnest in the 1980s, with landmark legislati0n passed during General Zia-ul-Haq's regime."[5]

1. اسلامی مالیاتی اداروں کا قیام — تفصیلی جائزہ

پاکستان کے آئین کی دفعہ ۲ (الف) کے مطابق ریاست کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے کہ تمام قوانین قرآن و سنت کے مطابق بنائے جائیں۔ اسی تناظر میں پاکستان میں سودی نظام کے خاتمے اور اسلامی مالیاتی نظام کے نفاذ کی کوششیں 1970 کی دہائی میں شروع ہوئیں۔ اسلامی بینکاری کے ادارہ جاتی قیام کی کوششوں کو تین اہم مراحل میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

مرحلہ اول: ابتدائی کوششیں (1970–1979)

1970 کی دہائی کے وسط میں پاکستان کے مالیاتی ماہرین اور مذہبی اسکالرز نے غیر سودی مالیاتی نظام پر تحقیق شروع کی۔ 1977 میں جنرل محمد ضیاء الحق کے اقتدار میں آنے کے بعد، "اسلامائزیشن آف اکنامی" پالیسی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس میں بینکاری، انشورنس، اور مالیاتی شعبے کو اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ بنانے کی کوشش کی گئی۔

"The pr0cess of Islamization of the ec0nomy in Pakistan began in earnest in the 1980s, with landmark legislati0n passed during General Zia-ul-Haq's regime."

— Imran Ahsan Khan Nyazee, *Islamic Jurisprudence* (Islamabad: International Institute of Islamic Thought, 2000), 275.

مرحلہ دوم: ضیاء الحق کے دور میں قانونی اصلاحات (1980–1988)

جنرل ضیاء الحق کے دور میں سود کے خاتمے کی طرف کئی اقدامات کیے گئے:

1. بغیر سودی بینکاری کا آغاز 1980: میں کچھ سرکاری بینکوں نے مخصوص غیر سودی اسکیمیں متعارف کروائیں۔
2. مضاربہ کمپنیوں کا قانون 1984: میں مضاربہ کمپنیز اور مضاربہ قواعد متعارف کروائے گئے، جس کے ذریعے نجی شعبے کو اسلامی مالیاتی خدمات فراہم کرنے کا موقع ملا۔

CC BY

3. فیڈرل شریعت کورٹ کا قیام 1980: میں قائم ہونے والی فیڈرل شریعت کورٹ نے 1991 کے فیصلے میں سود کو غیر شرعی قرار دیا، اگرچہ بعد میں سپریم کورٹ شریعت اپیلیٹ بینچ میں اپیل کے بعد اس پر عملدرآمد معطل رہا۔

یہ اقدامات اگرچہ بنیاد فراہم کرتے تھے، مگر بینکاری نظام کی مکمل تبدیلی نہ ہو سکی۔

مرحلہ سوم: ادارہ جاتی اور ریگولیٹری ترقی (2001–تاحال)

2001 ایک اہم سنگ میل تھا جب اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اسلامی بینکاری کو ایک متبادل نظام کے طور پر تسلیم کیا اور اسلامی بینکنگ کے لیے باضابطہ فریم ورک جاری کیا۔ اس اقدام کے بعد کئی اسلامی بینک قائم ہوئے اور روایتی بینکوں نے اسلامی ونڈوز (Islamic Windows) کھولنا شروع کیے۔

"SBP's Islamic Banking Department, established in 2003, devel0ped detailed guidelines for Shariah c0mpliance, risk management, and c0rp0rate governance."[6]

اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری کو فروغ دینے کے لیے درج ذیل اقدامات کیے:

- شریعہ ایڈوائزری بورڈ کا قیام
- اسلامی بینکنگ لائسنسنگ پالیسی
- اسلامی مالیاتی مصنوعات کی منظوری کا نظام

2002 میں "Meezan Bank" کو پاکستان کا پہلا مکمل اسلامی بینک تسلیم کیا گیا، جو ایک اہم پیش رفت تھی۔

اسلامی مالیاتی اداروں کے قیام کا عمل پاکستان میں ایک طویل اور تدریجی سفر رہا ہے۔ اگرچہ ضیاء الحق کے دور میں قانونی و نظریاتی بنیاد فراہم کی گئی، مگر ادارہ جاتی اصلاحات اور عملی اطلاق کا مرحلہ 2001 کے بعد زیادہ مؤثر طور پر سامنے آیا۔ آج پاکستان میں اسلامی مالیاتی ادارے مضبوط بنیادوں پر کھڑے ہیں، جن میں اسلامی بینک، تکافل کمپنیاں، اور صکوک جاری کرنے والے ادارے شامل ہیں۔[7]

صکوک کا اجرا

پاکستان میں صکوک کا اجرا پہلی بار 2005ء میں ہوا۔ اس کے بعد حکومت پاکستان نے مختلف منصوبوں کے لیے اجارہ صکوک جاری کیے، جیسے موٹروے، جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ وغیرہ۔

"The Government 04f Pakistan issued its first s0vereign Sukuk in 2005, backed by the assets of the M-1 Motorway."[8]

ریگولیٹری ادارے

- اسٹیٹ بینک آف پاکستان
- سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (SECP)
- شریعہ ایڈوائزری بورڈز

"The SECP issued Sukuk Regulati0ns 2015, which lay d0wn the structure, eligibility, and discl0sure requirements."[9]

صکوک کا اجرا (Issuance of Sukuk in Pakistan)

پاکستان میں اسلامی مالیاتی نظام کی ترقی کے سلسلے میں صکوک (Sukuk) ایک اہم سنگ میل ہیں۔ صکوک دراصل اسلامی بانڈز ہیں، جو شریعت کے مطابق اثاثوں پر مبنی مالیاتی اسناد ہوتے ہیں۔ پاکستان نے پہلی بار 2005ء میں خودمختار (sovereign) اجارہ صکوک جاری کیا، جس کی پشت پر M-1 موٹروے کے اثاثے رکھے گئے تھے۔

"The Government of Pakistan issued its first sovereign Sukuk in 2005, backed by the assets of the M-1 Motorway."[10]

اس کے بعد حکومت پاکستان نے مختلف سرکاری منصوبوں کے لیے اجارہ صکوک جاری کیے، جن میں نمایاں طور پر جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ کراچی، لاہور اسلام آباد موٹروے، اور بجلی گھروں کے اثاثے شامل ہیں۔

اہم نکات:

- صکوک کے اجرا کا مقصد اسلامی مالیاتی مارکیٹ کو فعال بنانا، اور حکومت کو شریعت کے مطابق مالیاتی وسائل فراہم کرنا ہے۔

cc BY

- صکوک کی ساخت (structure) عام طور پر اجارہ(leasing)، مشارکہ (partnership) یا استصناع (manufacturing c0ntracts) پر مبنی ہوتی ہے۔

- 2005 سے اب تک حکومت پاکستان اور کئی نجی ادارے متعدد بار بین الاقوامی اور مقامی صکوک جاری کر چکے ہیں۔

صکوک نے پاکستان میں نہ صرف اسلامی مالیاتی نظام کو فروغ دیا بلکہ بین الاقوامی اسلامی سرمایہ کاروں کا اعتماد بھی حاصل کیا۔

3. ریگولیٹری ادارے(Regulatory Auth0rities)

صکوک کے اجرا اور اسلامی مالیاتی نظام کے استحکام کے لیے پاکستان میں تین بڑے ریگولیٹری ادارے کام کر رہے ہیں:

3.1 اسٹیٹ بینک آف پاکستان(SBP)

اسٹیٹ بینک آف پاکستان، جو ملک کا مرکزی بینک ہے، اسلامی بینکاری اور مالیاتی اداروں کی نگرانی کا مرکزی ادارہ ہے۔ SBP نے 2001 میں اسلامی بینکاری کا فریم ورک متعارف کروایا اور 2003 میں اسلامی بینکاری ڈیپارٹمنٹ قائم کیا۔ یہ ادارہ:

- اسلامی بینکوں کو لائسنس جاری کرتا ہے؛

- شریعہ اصولوں کی بنیاد پر مانیٹری پالیسی کے آلات تیار کرتا ہے؛

- سکّہ جات اور صکوک کی لین دین کو مانیٹر کرتا ہے۔

3.2 سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان(SECP)

SECP پاکستان کی کیپٹل مارکیٹ، مضاربہ، اور صکوک سمیت تمام غیر بینکاری مالیاتی اداروں کی نگرانی کرتا ہے۔ 2015 میں SECP نے Sukuk Regulations 2015 جاری کیے، جو پاکستان میں صکوک کے اجرا کا پہلا جامع ضابطہ کار (regulatory framework) تھا۔

1. "The SECP issued Sukuk Regulati0ns 2015, which lay down the structure, eligibility, and discl0sure requirements."[11]

ان قوانین میں:

- صکوک جاری کرنے کے لیے اثاثوں کی قسم، شریعت کی مطابقت اور **سرمایہ کاروں کو درکار معلومات** (discl0sures) کی تفصیلات شامل ہیں؛

- SECP کے ذریعے شریعہ ایڈوائزری بورڈ سے منظوری حاصل کرنا لازمی ہے؛

- صکوک کی تشہیر، درجگی، اور رپورٹنگ کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔

شریعہ ایڈوائزری بورڈز

پاکستان میں ہر اسلامی بینک یا مالیاتی ادارہ ایک **شریعہ بورڈ** رکھتا ہے، جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ صکوک یا دیگر مالیاتی مصنوعات اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ ہیں۔ SECP اور SBP دونوں کے پاس مرکزی شریعہ ایڈوائزری بورڈز بھی ہیں۔

شریعہ بورڈ:

- صکوک کے ماڈل اور ڈھانچے (structure) کی **شریعت کے مطابق جانچ پڑتال** کرتا ہے؛

- **فتویٰ** جاری کرتا ہے جو ہر اجرا کے ساتھ منسلک ہوتا ہے؛

- مارکیٹ میں اسلامی مالیاتی انسٹرومنٹس کے معیار کو برقرار رکھنے میں کردار ادا کرتا ہے۔[12]

صکوک کے اجرا نے پاکستان میں اسلامی مالیاتی نظام کی ترقی کو ایک مضبوط بنیاد فراہم کی۔ 2005 سے جاری ہونے والے صکوک کی بڑھتی ہوئی مانگ، اور SECP و SBP کے مؤثر ضابطہ کار، اس بات کا ثبوت ہیں کہ پاکستان میں شریعت کے مطابق سرمایہ کاری کے لیے ایک مکمل نظام موجود ہے۔ شریعہ ایڈوائزری بورڈز کی موجودگی اس نظام کی شرعی حیثیت کو مزید مضبوط بناتی ہے۔

CC BY

پاکستان میں صکوک کے نفاذ میں چیلنجز

(Challenges in the Implementation of Sukuk in Pakistan)

اگرچہ پاکستان میں اسلامی مالیاتی نظام کے فروغ کے لیے کئی اہم اقدامات کیے گئے ہیں، جن میں صکوک کا اجرا نمایاں حیثیت رکھتا ہے، لیکن اس کے مؤثر نفاذ کی راہ میں متعدد ادارہ جاتی، قانونی، اور فکری رکاوٹیں موجود ہیں۔ ذیل میں ان اہم چیلنجز کی وضاحت کی گئی ہے:

4.1 شرعی تشریح میں اختلاف

پاکستان میں مختلف مکاتبِ فکر کے درمیان شریعہ کی تعبیر و تشریح میں اختلافات صکوک کے ڈھانچے کو پیچیدہ بنا دیتے ہیں۔ بعض فقہی آراء کے مطابق اجارہ یا مشارکہ پر مبنی کچھ صکوک میں مخفی سود یا غیر واضح مالی ذمہ داریاں موجود ہو سکتی ہیں، جس سے شریعت کی مطابقت پر سوال اٹھایا جاتا ہے۔

"Despite legal framew0rks, the full-fledged implementation of Sukuk requires harm0nization between Shariah scholars, regulat0rs, and legal experts."[13]

اختلافات کا حل مرکزی شریعہ بورڈ کی مضبوطی اور تمام شریعہ اسکالرز، قانونی ماہرین اور ریگولیٹرز کے درمیان مربوط ہم آہنگی سے ممکن ہے۔

4.2 قانونی و تکنیکی ڈھانچے کی کمی

صکوک کے ڈھانچے میں پیچیدگیاں، جیسے کہ اثاثوں کی ملکیت کی منتقلی، تنازعات کے حل کے طریقے، اور انوکھے مالیاتی ماڈلز کی رجسٹریشن، موجودہ سول اور مالیاتی قوانین میں واضح طور پر بیان نہیں کیے گئے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ:

- عدالتوں میں صکوک سے متعلق فیصلے تاخیر کا شکار ہو سکتے ہیں؛
- ریگولیٹری ادارے، جیسے SECP اور SBP، بعض اوقات فقہی تشریحات کو قانونی زبان میں مکمل طور پر نافذ نہیں کر پاتے؛
- بین الاقوامی معیار پر مبنی دستاویزیات (documentation) کی قلت محسوس ہوتی ہے۔

4.3 لیکویڈیٹی کے مسائل

پاکستانی صکوک مارکیٹ میں ثانوی مارکیٹ (secondary market) کا حجم محدود ہے، جس سے صکوک کی خرید و فروخت میں دشواری پیش آتی ہے۔ نتیجتاً:

- سرمایہ کار صکوک کو طویل مدتی سرمایہ کاری سمجھتے ہیں؛
- بینکوں کو شرعی مطابقت رکھتے ہوئے لیکویڈیٹی مینجمنٹ کے لیے متبادل ذرائع کم میسر ہوتے ہیں؛
- مارکیٹ میں مارجن ٹریڈنگ یا ریپو جیسی سہولیات مکمل طور پر اسلامی طریقے سے دستیاب نہیں۔

4.4 ریٹنگ ایجنسیوں کی کمی

پاکستان میں اسلامی مالیاتی مصنوعات کی درجہ بندی (rating) کے لیے مقامی اور اسلامی اصولوں پر مبنی ریٹنگ ایجنسیوں کا فقدان ہے۔ زیادہ تر ادارے روایتی (conventional) ریٹنگ ایجنسیوں پر انحصار کرتے ہیں جو:

- اسلامی پہلوؤں کا مکمل لحاظ نہیں رکھتیں؛
- شریعت پر مبنی خطرات (Shariah compliance risks) کو واضح طور پر بیان نہیں کرتیں؛
- سرمایہ کاروں میں اعتماد کی کمی پیدا کرتی ہیں، خصوصاً بین الاقوامی سطح پر۔

اس کمی کی وجہ سے پاکستان کے اسلامی بانڈز کی بین الاقوامی سرمایہ کاری میں مسابقت کم ہو جاتی ہے۔

صکوک کے نفاذ کے باوجود، پاکستان کو ایک مضبوط، متحد اور شریعت و قانون پر مبنی نظام کی ضرورت ہے تاکہ یہ مالیاتی آلہ معاشی ترقی، سرمایہ کاری کے فروغ، اور اسلامی اصولوں کی بالادستی کا ضامن بن سکے۔ شریعہ اسکالرز، قانونی ماہرین، اور ریگولیٹری اداروں کے درمیان ہم آہنگی کے بغیر اس نظام کی پائیداری ممکن نہیں۔

CC BY

صکوک کے معاصر معاشی اثرات

(Contemp0rary Economic Impacts 0f Sukuk)

صکوک (Sukuk) نے 21ویں صدی میں اسلامی مالیاتی منڈیوں میں ایک انقلابی کردار ادا کیا ہے۔ یہ نہ صرف اسلامی بینکنگ کے اصولوں پر مبنی سرمایہ کاری کا ایک موثر ذریعہ ہے بلکہ ترقی پذیر مسلم ریاستوں کے لیے معاشی استحکام اور انفراسٹرکچر کی ترقی کا ایک طاقتور ذریعہ بھی بن چکا ہے۔ ذیل میں ان کے چند نمایاں معاصر اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے:

عوامی منصوبوں کے لیے مالیاتی معاونت

صکوک نے حکومتوں کو پبلک سیکٹر منصوبوں کے لیے قرض کے بغیر سرمایہ حاصل کرنے کا مؤثر ذریعہ فراہم کیا ہے۔ پاکستان میں 2005ء کے بعد سے مختلف اجارہ صکوک کے ذریعے موٹروے (M-1)، جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ، اور اسلام آباد ایکسپریس وے جیسے منصوبے مکمل کیے گئے، جن میں بنیادی اثاثہ جات (underlying assets) کے عوض سرمایہ کاروں کو اجارہ کی بنیاد پر منافع دیا گیا۔

"Sukuk provide governments with Shariah-compliant tools to finance infrastructure without incurring interest-based debt."[14]

یہ طریقہ کار قرض کی بجائے اثاثوں پر مبنی مالیات کے اصول کو فروغ دیتا ہے، جو مالیاتی نظم وضبط (fiscal discipline) کو بہتر بناتا ہے۔

مالیاتی گہرائی (Fin@ncial Depth) اور مارکیٹ میں وسعت

صکوک مارکیٹ نے اسلامی اور غیر اسلامی دونوں مالیاتی نظاموں میں سرمایہ کاری کے متبادل ذرائع فراہم کیے ہیں، جنہوں نے مالیاتی گہرائی اور مارکیٹ لیکویڈیٹی کو بہتر بنایا ہے۔ خاص طور پر پاکستان جیسے ممالک میں جہاں روایتی سرمایہ کاری سودی نظام پر منحصر تھی، وہاں صکوک نے شریعت کے مطابق سرمایہ کاری کا راستہ کھولا۔

"Sukuk has increased financial depth in Muslim-majority countries by introducing faith-based investment instruments."[15]

پاکستان میں اسلامی بینکنگ اثاثہ جات کا نمایاں حصہ اب صکوک میں سرمایہ کاری پر مشتمل ہے، جس سے اسلامی مالیاتی اداروں کو طویل مدتی اور کم رسک سرمایہ کاری کے مواقع میسر آئے ہیں۔

مالیاتی شمولیت(Financial Inclusion)

صکوک نے مالیاتی شمولیت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ دنیا بھر میں ایسے افراد اور ادارے جو سودی نظام سے اجتناب کرتے ہیں، اب صکوک کے ذریعے سرمایہ کاری اور فنانسنگ کا حصہ بن سکتے ہیں۔ پاکستان میں چھوٹے سرمایہ کاروں، اسلامی مائیکروفنانس اداروں، اور انفرادی اکاؤنٹ ہولڈرز کو بھی شریعت کے مطابق سرمایہ کاری کے مواقع دستیاب ہوئے ہیں۔

"Sukuk contribute t0 financial inclusi0n by providing access t0 capital markets to those wh0 avoid interest-based instruments."[16]

اس نے نہ صرف بینکنگ سیکٹر میں شمولیت کو فروغ دیا بلکہ غربت میں کمی، سرمایہ کاری کی مساوات اور مالیاتی انصاف کے اصولوں کو بھی تقویت دی۔

عالمی سرمایہ کاری کی ترغیب .

صکوک کی مقبولیت نہ صرف مسلم ممالک تک محدود رہی، بلکہ غیر مسلم سرمایہ کار، ادارے، اور حکومتیں بھی اس میں دلچسپی لینے لگیں۔ خلیجی ریاستوں (مثلاً سعودی عرب، متحدہ عرب امارات)، ملائیشیا، اور یورپی مالیاتی ادارے صکوک کو ایک اخلاقی، پائیدار اور شفاف سرمایہ کاری سمجھتے ہیں۔ پاکستان کے بیرون ملک جاری کردہ صکوک (Euro Sukuk) میں خلیجی اور یورپی سرمایہ کاروں کی شرکت نے ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کو سہارا دیا۔

"Sukuk has emerged as an attractive asset class for gl0bal investors seeking ethical and stable returns."[17]

یہ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کو بین الاقوامی سرمایہ کاری میں مقام دینے کا سبب بھی بن رہا ہے۔

OPEN ACCESS

شفافیت، احتساب اور ریگولیٹری اصلاحات

صکوک کے اجرا اور نگرانی میں شریعہ کی پابندی، اثاثہ جات کی وضاحت، اور ریٹرن کی شفافیت جیسے تقاضے شامل ہیں، جس سے مجموعی مالیاتی نظم وضبط کو فروغ ملا ہے۔ SECP نے 2015 میں جو صکوک ریگولیشنز جاری کیں، ان سے شفافیت، قانونی تحفظ، اور مارکیٹ کے اعتماد میں اضافہ ہوا۔

"The expansion 0f Sukuk markets has pushed regulat0rs t0 modernize their legal and governance frameworks."[18].

یہ ریگولیٹری اقدامات سرمایہ کاروں کے لیے اعتماد کا باعث بنے ہیں اور اسلامی فنانس کی قانونی اساس کو مضبوط کیا ہے۔

معیشت میں استحکام اور متبادل مالیاتی ماڈل

صکوک نے ایک غیر سودی، اثاثہ جات پر مبنی، اور حقیقی معیشت سے مربوط مالیاتی ماڈل مہیا کیا ہے، جو عالمی مالیاتی بحرانوں کے مقابلے میں زیادہ پائیدار (resil1ent) سمجھا جاتا ہے۔ یہ ماڈل معاشی استحکام، معاشرتی فلاح اور ماحولیاتی ذمہ داری کو ملحوظ رکھتا ہے، جسے آج کی دنیا میں "ethic@l finance" کے نام سے تسلیم کیا جا رہا ہے۔

صکوک نے نہ صرف شریعت کے مطابق سرمایہ کاری کے اصولوں کو دنیا میں روشناس کروایا بلکہ یہ ایک ایسا ذریعہ بن گیا ہے جو معاشی ترقی، مالیاتی شمولیت، ریگولیٹری شفافیت اور بین الاقوامی سرمایہ کاری کو فروغ دے رہا ہے۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر اسلامی ممالک کے لیے صکوک ایک پائیدار، موثر اور معاشی طور پر مستحکم فنانسنگ ماڈل کے طور پر ابھر چکا ہے۔

صکوک کے معاصر معاشی اثرات

اس میں دورِ حاضر کی معیشت پر صکوک کے **مثبت اثرات اور اہمیت** کو اجاگر کیا گیا ہے:

- **عوامی منصوبوں کی فنانسنگ**: صکوک نے حکومتوں کو سودی قرضوں کے بجائے **اثاثوں پر مبنی** شرعی طریقے سے انفراسٹرکچر کے بڑے منصوبوں (موٹروے، بجلی گھر وغیرہ) کے لیے سرمایہ حاصل کرنے کا راستہ فراہم کیا ہے۔
- **مالیاتی شمولیت (F1nancial Inclusi0n)**: وہ سرمایہ کار جو سودی نظام سے بچنا چاہتے ہیں، صکوک نے انہیں معاشی سرگرمیوں اور کیپٹل مارکیٹ کا حصہ بننے کا موقع دیا ہے۔
- **عالمی سرمایہ کاری**: صکوک نے خلیجی ممالک اور بین الاقوامی سرمایہ کاروں کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے، جس سے ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کو سہارا ملتا ہے۔
- **شفافیت اور استحکام**: صکوک کا نظام چونکہ حقیقی اثاثوں سے جڑا ہوتا ہے، اس لیے یہ روایتی سودی نظام کے مقابلے میں معاشی بحرانوں کے خلاف زیادہ **پائیدار اور شفاف** سمجھا جاتا ہے۔

خلاصہ البحث

پاکستان میں صکوک کی قانونی حیثیت کو مضبوط بنانے میں State Bank of Pakistan اور Securities and Exchange Commission of Pakistan نے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ اگرچہ اسلامی بینکاری کی ابتدائی کوششیں 1970 کی دہائی میں شروع ہو چکی تھیں، لیکن باقاعدہ اور منظم قانونی فریم ورک 2001 میں متعارف کروایا گیا۔ پاکستان کا پہلا خودمختار صکوک 2005 میں موٹروے (M-1) کے اثاثوں کی بنیاد پر جاری کیا گیا، جس نے ملک میں اسلامی سرمایہ کاری کے ایک نئے باب کا آغاز کیا۔ بعد ازاں SECP نے 2015 میں باقاعدہ صکوک ریگولیشنز جاری کیے، جن میں ڈھانچے، اہلیت اور شفافیت کے اصول متعین کیے گئے۔ عموماً سرکاری صکوک کا اجراء پاکستان ڈومیسٹک صکوک کمپنی لمیٹڈ (PDSCL) کے ذریعے کیا جاتا ہے، جبکہ اسٹیٹ بینک کی شرعی مشاورتی کمیٹی ان کے شرعی ڈھانچے کی نگرانی اور تنازعات کے حل کی مجاز اتھارٹی ہے۔

معاشی طور پر صکوک نے قومی معیشت پر مثبت اثرات مرتب کیے ہیں۔ انہوں نے حکومت کو بڑے عوامی منصوبوں—جیسے سڑکوں، ایئرپورٹس اور بجلی گھروں—کی مالی اعانت سودی قرضوں کے بغیر فراہم کرنے میں مدد دی۔ اس کے علاوہ، صکوک نے ان سرمایہ کاروں کو مالیاتی نظام میں شامل کیا جو شرعی بنیادوں پر سودی نظام سے اجتناب کرتے تھے، یوں مالیاتی شمولیت میں اضافہ ہوا۔ بین الاقوامی سرمایہ کاروں کی توجہ حاصل ہونے سے زرمبادلہ کے ذخائر کو بھی سہارا ملا۔ مزید یہ کہ حقیقی اثاثوں سے وابستگی کی بنا پر صکوک کو روایتی مالیاتی آلات کے مقابلے میں زیادہ شفاف اور نسبتاً مستحکم سمجھا جاتا ہے۔ تاہم، نفاذ کے مرحلے میں چند چیلنجز بھی موجود ہیں۔ مختلف فقہی آراء اور شرعی تشریحات کا اختلاف بعض اوقات بین الاقوامی سطح پر یکسانیت میں رکاوٹ بنتا ہے۔ ثانوی منڈی کی محدود فعالیت کی وجہ سے لیکویڈیٹی کے مسائل پیدا ہوتے ہیں، جس سے سرمایہ کاروں کے لیے خرید و فروخت دشوار ہو جاتی ہے۔ مزید برآں، ایسے ماہرین کی کمی بھی ایک اہم مسئلہ ہے جو بیک وقت قانون، مالیات اور فقہِ معاملات پر عبور رکھتے ہوں۔ مجموعی طور پر، صکوک پاکستان میں ایک مضبوط قانونی اور معاشی بنیاد رکھتے ہیں، تاہم ان کی مزید ترقی کے لیے ان چیلنجز کا حل ضروری ہے۔

حوالہ جات

[1] الافریقی، ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی لسان العرب، الناشر: دار صادر، بیروت، الثالثۃ1414ھ، ج10، ص457

[2] النسیابوری الخراکوشی، عبدالملک بن محمد، شرف المصطفی، دارالبشائر الاسلامیۃ، مکۃ الاولی، 1424ھ، ج4، ص220

[3] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب بطلان بیع المبیع قبل القبض، رقم الحدیث: 40(1528)، ج3، ص1162

[4] النوی، ابوزکریا یحییٰ، شرح النوی علی مسلم، داراحیا التراث العربی، بیروت، الثانیۃ، 1392، ج10، ص171

[5] Imran Ahsan Khan Nyazee, *Islamic Jurisprudence* (Islamabad: International Institute of Islamic Thought, 2000), 275.

[6] State Bank of Pakistan, *Strategic Plan for Islamic Banking Industry 2021–25* (Karachi: SBP, 2021), 8

[7] Securities and Exchange Commission of Pakistan, *Mudaraba Companies and Modaraba Guidelines, 1984*

[8] Muhammad Ayub, *Understanding Islamic Finance* (Chichester: John Wiley & Sons, 2007), 183.

[9] Securities and Exchange Commission of Pakistan, *Sukuk Regulations 2015* (Islamabad: SECP, 2015), Sec. 3.

[10] Muhammad Ayub, *Understanding Islamic Finance* (Chichester: John Wiley & Sons, 2007), 183.

[11] Securities and Exchange Commission of Pakistan, *Sukuk Regulations 2015* (Islamabad: SECP, 2015), Sec. 3.

[12] Islamic Republic of Pakistan, *Constitution of Pakistan*, Article 2A.

[13] Ahmad M. Rifaat, "Legal Infrastructure for Islamic Capital Markets in Pakistan," *Journal of Islamic Business and Finance* 10, no. 2 (2020): 45.

[14] Muhammad Ayub, *Understanding Islamic Finance* (Chichester: John Wiley & Sons, 2007), 183.

[15] Zamir Iqbal and Kenji Tsubota, "Sukuk: Global Growth and Economic Impact," *IMF Working Paper*, 2016.

[16] Ali Salman, *Islamic Finance and Economic Inclusion* (Lahore: IPS Press, 2019), 97.

[17] Kilian Bälz, "Sukuk and Cross-Border Investment Trends," *Middle East Economic Survey* 59, no. 4 (2020): 33.

[18] Securities and Exchange Commission of Pakistan, *Sukuk Regulations 2015* (Islamabad: SECP, 2015), Sec. 2

CC BY